قصيدة البردة

مدرسه اسعد العلوم

MADRASA ASADUL ULOOM

Astara (Bar Astara), Demari Hat, Tamluk,
Purba Medinipur, 721172, W.B., INDIA

Founder :

Hazrat Moulana Murtoza Sahab

Khalifa Wa Majaz Hazrat Maulana Quari **Siddique Ahmed** Bandwi (Rh.)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

قصِیدہ بُردَہ

کے مُصنف کی مختصر سرگذشت اور قصیدہ کی تصنیف کی وجہ

اور اُس کے پڑھنے وورد کرنے کے تجربہ شدہ برکات و شرائط وِرد کا بیان۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ اس خادم نے قصیدہ بُردہ جس کا اصلی نام کواکب دریہ فی مناقب خیر البریہ (ترجمہ روشن ترین تمام مخلوق سے بہتر (مُحمّدؐ) کی تعریف میں صلے اللہ علیہ وسلم) کی بہت سی شرحیں عربی اور فارسی میں دیکھیں اور نیز قصیدہ بُردہ کے بہت سے نسخے مطبوعہ وغیر مطبوعہ نظر سے گذرے مگر ترتیب ابواب وتنظیم مضامین سے خالی تھے اور اکثر مقامات پر زبر زیر کا فرق تھا جس کی وجہ اصحاب مطابع کی لاپروائی تھی۔ اس وجہ سے اس خادم کا ایک عرصہ سے ایک نہایت صحیح نسخہ چھپوانے کا ارادہ تھا جس میں خدا نے مجھے کامیاب کیا کہ ایک نسخہ مطبوعۂ مصر میرے ہاتھ لگا جو نہایت صحیح اور ترتیب ابواب وتنظیم مضامین سے آراستہ تھا اس کو پوری صحت کے ساتھ لکھوایا اور عوام کے لئے ترجمہ۔ جملہ فوائد وخواص ومختصر شرح کا اضافہ کیا جس کے صلہ میں ناظرین سے امید ہے کہ اس خادم کو دعائے خیر سے یاد فرما دیں۔

خادم العلماء عطاء الرحمٰن خاں شروانی

سببِ تصنیف جب اس کے مصنف یعنی حضرت امام صالح شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن حسن البوصیری رحمۃ اللہ علیہ فالج کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور ان کا نصف بدن بیکار وبے حس ہوگیا اور حکیموں کے علاج سے مایوس ہو گئے تب عالم مایوسی میں اس قصیدہ کو رسول کریمؐ کی شان میں تحریر کیا اور خدائے ذوالجلال کے حضور میں اپنے مرض کے ازالہ کے لئے اس کو ایک واحد ذریعہ قرار دے کر جمعہ کی رات ایک تنہا مکان میں خالص عقیدہ سے بحضور قلب پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آئی اور خواب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا اور طالب ہوئے حضور نے اپنے مبارک ہاتھوں کو شیخ کے اعضاء پر پھیرا تو خدائے تعالیٰ نے حضور کی برکت سے ان کو شفائے کامل عطا فرمائی۔

جب صبح کو شیخ رحمۃ اللہ اپنی کسی حاجت کے لئے بازار کو روانہ ہوئے تو راہ میں ان کے سامنے ایک درویش نے آکر سلام کیا اور کہا کہ میں تم سے وہ قصیدہ سننا چاہتا ہوں جس میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ہے۔ شیخ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت سے قصیدے لکھے ہیں۔ آپ مجھ سے کون سا قصیدہ سُننا چاہتے ہیں۔ درویش نے کہا جس کی ابتدا امِنْ تذکر جیرانٍ الخ ہے۔ شیخ نے متعجب ہوکر کہا واللہ اب تک میرے اس قصیدہ

سے کوئی شخص مطلع نہیں ہوا۔ سچ کہنا تم نے کس سے سنا ہے۔ درویش نے کہا خدا کی قسم میں نے اس کو کل رات تم سے سُنا تھا کہ جب تم نے اس کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پڑھا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سننے میں ایسے متوجہ ہوئے تھے کہ جس کی برکت سے خداوند تعالیٰ نے تم کو شفا کامل عنایت فرمائی۔ جب شیخ نے یہ قصیدہ درویش کو دیا تو یہ راز لوگوں پر کھل گیا اور اس کی برکت عام طور پر ظاہر ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ یہ قصیدہ صاحب بہاؤ الدین ملک طاہر کے وزیر کے پاس پہنچا اور وہ اسکو اسقدر متبرک سمجھنے لگے کہ ہمیشہ سروپا برہنہ کھڑے ہوکے سُنتے تھے۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ سعدالدین فاروقی جو وزیر موصوف کے نائب تھے بتقدیر الٰہی نابینا ہوگئے، خواب میں ایک بزرگ نے ان سے فرمایا کہ بہاؤ الدین سے قصیدۂ بردہ لے کر اپنی دونوں آنکھوں پر رکھو۔ صبح کے وقت سعدالدین نے وزیر موصوف کی خدمت میں جاکر اس خواب کو بیان کیا اور اس قصیدہ کو لاکر بحسن عقیدت وخلوص نیت اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا خداوند تعالیٰ نے اس کی برکت سے ان کو شفاء کامل عطا فرمائی۔ فقط

فضائل وخواصّ قصیدہ بُردہ

جاننا چاہیئے کہ اس قصیدہ متبرکہ کے فضائل اور خواص بے شمار ہیں مگر بسبیل اختصار جو کتب مشہورہ میں ہیں یہاں بیان ہوتے ہیں (۱) عمر میں برکت ہونے کے واسطے ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے (۲) دفع بلا کے واسطے اکہتر مرتبہ پڑھے (۳) دفع قحط کے واسطے تین سو مرتبہ (۴) تونگری اور دولت مندی کے واسطے سات سو مرتبہ (۵) فرزند پیدا ہونے کے لئے ایک سو سولہ بار پڑھے (۶) ہر مشکل کام کی آسانی کے واسطے سات سو اکہتر مرتبہ (۷) جو ہر روز ایک بار پڑھے یا دوسرا شخص پڑھ کر اس پر دم کرے ہر بلا سے محفوظ رہے (۸) جو ہر روز ایک بار پڑھ کر اولاد پر دم کرے عمر دراز ہو (۹) جو شب جمعہ کو سترہ بار سات جمعہ تک پڑھے نیک بخت اور دولت مند ہوجائے۔ (۱۰) جو اپنی خواب گاہ میں جس مطلب کے واسطے پڑھے اس کا مطلب خواب میں معلوم ہوجائے گا (۱۱) جو پُرانے قبرستان میں چالیس دن تک ہر روز اکتالیس بار پڑھے دشمن اس کا ہلاک ہوجائے (۱۲) جو گلاب پر ہر روز ایک مرتبہ پڑھ کر سات دن تک کسی کو پلادے اس کا حافظہ خوب ہوجاوے۔ (۱۳) جسے کوئی سختی پیش آئے تین روزے رکھے اور ہر روز اکیس بار پڑھے (۱۴) جو مشک اور زعفران سے لکھ کر گلے میں ڈالے ستر بلا سے محفوظ رہے۔ (۱۵) جس گھر میں ہر روز تین مرتبہ پڑھا جاوے اکثر بلا سے امن میں رہے (۱۶) اگر کوئی مطلب ہو تائیس مرتبہ پڑھے شب جمعہ کو اور ستائیس چیزیں صدقہ کرے (۱۷) جس گھر میں یہ قصیدہ ہووے چور وغیرہ سے محفوظ رہے (۱۸) جو اپنی عمر میں اس کو سات ہزار بار پڑھے اس کی عمر سو برس کی ہوجاوے (۱۹) جو گلاب کے پانی پر پڑھ کر کپڑوں پر ڈالے عزیز خلق اللہ ہوجائے۔ (۲۰) اگر سفر میں ہو ہر روز ایک بار پڑھا کرے سفر کے مصائب سے محفوظ رہے۔

(۲۱) جو قرضدار ہو ہزار مرتبہ پڑھے۔

(۲۲) جس مطلب کے واسطے شب جمعہ کو اکتالیس بار خود پڑھے یا دوسرا اس کیلئے پڑھے مطلب اس کا حاصل ہوجائے۔

(۲۳) جس گھر میں یہ قصیدہ پڑھا کرے سات چیزوں سے محفوظ رہے۔ اوّل جنوں کے شر سے۔ دوسرے وبا سے

تیسرے چیچک ہے۔ چوتھے آنکھوں کی بیماری ہے۔ پانچویں نحوست ہے۔ چھٹے دیوانگی ہے۔ ساتویں مرگ مفاجات ہے۔ اور سات چیزیں اس کو زیادہ ہوں۔ اول عمر دراز ہو۔ دوسرے رزق فراخ ہو۔ تیسرے صحت بدن چوتھے دولت ونصرت پانچویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے۔ چھٹے غنی ہو۔ ساتویں خوشی وخرمی ہو۔ (۲۴) جو اس کی مداومت کرے اس کی معاون روح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہووے جو کوئی نقصان اس کا چاہے تو اس کا کچھ نقصان نہ ہو بلکہ اسی چاہنے والے کا نقصان ہو۔

(۲۵) جو چاہے نفع نقصان سفر کا معلوم ہو جائے وہ تین بار پڑھے اول ہزار بار درود شریف پڑھے اس کو خواب میں سفر کا نفع نقصان معلوم ہو جائے گا۔ آنحضرتؐ اس کو آگاہ کر دیں گے۔

(۲۶) جو کوئی مسافر کا حال معلوم کرنا چاہے وہ شب جمعہ کو تین بار پڑھے اور درود شریف بھی پڑھے معلوم ہو جائے گا۔

(۲۷) جن وپری کے آسیب کے لئے ایک بار روز چالیس دن تک پڑھے اور دم کرے۔

(۲۸) جو کوئی بچہ پیدا ہو تو نو بار دریا کے پانی پر دم کر کے نہلائے وہ بچہ ہر بلا سے امن میں رہے گا۔

(۲۹) درد زہ کے واسطے تین دفعہ گلاب کے پانی پر دم کر کے پانی میں ملا کر پلائے جلد خلاص ہو اور تھوڑا سا کر پچھی مل دے۔

(۳۰) جو کشتی پر سوار ہو کر ایک بار پڑھے طوفان بھی ہو تو دفع ہو جائے۔

(۳۱) جو قید ہوا سے پڑھا کرے رہا ہو جائے۔

(۳۲) جس کی زمین میں کھیتی نہ ہو سکتی ہو تخم پر دم کر کے بوئے بہت پیداوار ہووے۔

(۳۳) جس کھیتی پر ٹڈی آئے سات بار پڑھ کر خاک پر دم کر کے ڈال دے جہاں وہ خاک پڑے گی وہاں نہیں آوے گی۔

غرضکہ جس مطلب کے لئے پڑھے گا حاصل ہوگا لیکن اکل حلال صدق مقال جامہ حلال کم کھانا، کم سونا، کم بولنا اس پر مداومت کرے۔

(متعلق صفحہ ۲۷۶ سطر آخر) ذی سلم ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ ناظم رحمۃ اللہ اپنے نفس کو خطاب کرتے ہیں کہ اے عاشق زار تیرا رونا اتنا کیوں ہے جو تیری آنکھوں سے آلودہ آنسو ٹپکتے ہیں کیا ان قدیم دوستوں کی یادگاری سے ہے جو بمقام ذی سلم مقیم ہیں یا اس ہوا کے چلنے اور بجلی کی چمک کے باعث سے ہے جو اندھیری رات میں تیرے حبیب کے شہر کی جانب سے ظاہر ہو کر تجھے بیقرار کرتی ہیں ۱۲

(متعلقہ صفحہ ۲۷۷) ۵۱ یعنی اگر تیرے رونے کا سبب امور مذکورہ نہیں پھر تیری آنکھوں اور دل کو کیا ہو گیا کہ قابو سے نکل گئے اور تیری نصیحت نہیں سنتے ۱۲

۵۲ حاصل یہ ہے کہ عاشق کا یہ خیال کرنا بالکل محال ہے کہ میرا عشق غیروں سے پوشیدہ رہے حال یہ کہ آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہوں اور دل تڑپتا ہو پھر کیونکر چھپ سکتا ہے ۱۲

۵۳ حاصل اس کا اور مابعد کا یہ ہے کہ آنسو اور لاغری جب تیرے عشق پر گواہی دے چکے اور وہ خط کہ گل بابونہ اور گلنار کے مشابہ تیرے رخساروں پر کھینچ دیئے تو اب عشق سے انکار کرنا محض بیکار ہے ۱۲

۵۴ یہ بیت الحاقی ہے ۱۲ ۵۵ جب سائل نے سب راستے انکار کے بند کر دیئے لاچار عاشق نے عشق کا اقرار کیا اور کہا ہاں سچ ہے الخ ۱۲

۵۶ عاشق بیچارہ اپنے راز پوشیدہ کے کھل جانے پر حسرت کر کے کہتا ہے کہ جب میرا راز تجھ پر کھل گیا تو اب چغلخوروں پر بھی کھل جائے گا اور مرض عشق مجھ سے نہیں دور ہونے کا اگر جاتا رہتا تو البتہ راز میرا پوشیدہ رہتا ۱۲

۵۷ حاصل اس بیت کا اور مابعد کا یہ ہے کہ اگرچہ تیری نصیحت سچی ہے لیکن میں کب سنتا ہوں کیونکہ عاشق اپنے اختیار میں نہیں رہتا بلکہ جب میں نے بڑھاپے کی نصیحت نہ مانی کہ اس کی نصیحت میں کسی قسم کی بدگمانی بھی نہیں تھی پس تیری نصیحت کہ صرف زبانی ہے کیونکہ سنوں ۔۱۲

(متعلق صفحہ ۲۷۸) ۵۲ حاصل ان ہر سہ بیت کا یہ ہے کہ ناشایستہ کام جو مجھ سے صادر ہوتے ہیں یہ میرے نفس سرکش کی شامت ہے کیونکہ وہ بسبب اپنی نادانی کے میرے ان سچے ناصح یعنی سفید بالوں کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا اور اس کو معزز و محترم نہیں جانتا کاش اگر یہ جانتا کہ مجھ سے ان سفید بالوں کا حق تعظیم ادا نہیں ہوگا تو میں ان کی سفیدی کو بالکل ظاہر نہ کرتا بلکہ اسکو وسمہ یا خضاب سے چھپاتا اب کیا فائدہ کہ تدبیر کام کی ہاتھ سے جاتی رہی اب سوائے رہبر کے کوئی صورت نجات کی نہیں ۱۲

ف یہ درود شریف اوّل و آخر اس قصیدہ شریفہ کے روبقبلہ ہوکر سترہ سترہ مرتبہ پڑھے ۱۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمدؐ نبی امی پر اور ان کی اولاد اور اصحاب پر اور سلام بھیج

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
سب تعریف اللہ کو جو پیدا کرنے والا مخلوق کا ہی عدم سے

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ
پھر درود ہو اوپر اس کے جو برگزیدہ ہے پہلے سے

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
اے میرے مولا درود و سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ
اپنے حبیب پر جو تمام مخلوقات سے بہتر ہیں

قَصِیْدَۃُ بُرْدَہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِكْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ فصل پہلی ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آگئے

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٖ
کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

ف ۱ یہ حاشیہ صفحہ ۲۷۵ پر ملاحظہ فرمائیے ؎

اَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آگئی

اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ اِضَمِ

یا اِضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منع کرنے سے اور روتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

اور تیرے دل کو کیا ہوا کہ اُسے تو کہتا ہے افاقہ میں آ تو اور بیخود ہو جاتا ہے

اَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے

مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمِ

اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا

وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور درخت بان اور علم کے ذکر سے بیتاب اور بیقرار نہ ہوتا

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

عشق کا انکار تو کیونکر کرسکتا ہے جب تجھ پر گواہی دیدی

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

دو سچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى

اور ثابت کردیئے عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر مانند گل زرد اور شاخ سُرخ کے

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِي

ہاں سچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا جسے میں چاہتا ہوں اسلئے مجھے رتجگا ہوئی

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

اے مجھے تو ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ

مِنِّيْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اور تو اگر منصف ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

عَدَتْكَ حَالِيْ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ

میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا راز سخن چینوں سے نہیں چھپنے والا

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے

مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ

تو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر میں کب سنتا ہوں

اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرہ ہوتا ہے

۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ ان ہندسوں کے متعلق حواشی صفحہ ۲۷۵ پر درج ہیں ملاحظہ فرمائیں ۱۲

۵۷ یہ حاشیہ صفحہ ۲۷۶ پر ملاحظہ فرمائیں ۱۲

اِنِّی اتَّہَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبِ فِیْ عَذَلِیْ وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ مِّنَ التُّہَمِ

میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹ جانا ملامت کرنے میں حالانکہ وہ تہمت سے بعید سچا نصیحت گر ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ مَنْعِ ہَوَی النَّفْسِ

یہ فصل دوسری ہے باز رکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْءِ مَا تَّعَظَتْ مِنْ جَہْلِہَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْہَرَمِ

میرے نفس امارہ نے نصیحت نہ مانی اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبرسنی کی

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ

اور میں نے اسکی مہمانی نہ کی اچھے عملوں سے ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اور میں نے اسکی توقیر نہ رکھی

لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُوَقِّرُہٗ کَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِیْ مِنْہُ بِالْکَتَمِ

اگر میں جانتا کہ میں ایسے مہمان عزیز کی توقیر نہ کروں گا [۵۱] تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپاتا میں خضاب سے

مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِہَا کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ

اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز رکھے [۵۲] جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَہْوَتِہَا اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَہْوَۃَ النَّہِمِ

تو گناہوں سے نفس کی آرزو نہیں توڑ سکتا کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے اشتہا کو

وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ اِنْ تُہْمِلْہُ شَبَّ عَلٰی حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْہُ یَنْفَطِمِ

اور نفس تو مانند بچہ کے ہے جب تک اسے دودھ پلاؤ گے پیئے جائے گا اور جب چھڑا دوگے تو چھوڑ دے گا

فَاصْرِفْ ہَوَاہَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّیَہٗ اِنَّ الْہَوٰی مَا تَوَلّٰی یُصْمِ اَوْ یَصِمِ

اُسکو اسکی آرزوں سے روک اور خبردار اس پر حرص وہوا کو غالب نہ ہونے دیجیو جہاں حرص وہوا غالب ہوئی ہو تو مار ڈالتی ہے یا عیبناک کر دیتی ہے

وَرَاعِہَا وَہِیَ فِی الْاَعْمَالِ سَائِمَۃٌ وَّاِنْ ہِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلَا تُسِمِ

اور اس کی نگہبانی کر کہ وہ مانند جانور چرانے والے کے ہے اور اگر وہ چراگاہ کو لذیذ جانے تو اس کو چرنے نہ دے

۵۱ یہ حاشیہ صفحہ ۲۷۵ پر درج ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں ۱۲ ۵۲ (متعلق صفحہ ہذا) یعنی کوئی ایسا معین اور مددگار نہیں کہ مجھ کو نفس کی گمراہی سے رہائی دے مگر آنحضرت ﷺ کہ جن کی مدح کرنے میں میں مشغول ہوں ۱۲

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً ۔ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

اس نفس نے بار بار لذت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کیلئے قاتل تھیں ۔ کیونکہ اُسنے نہ جانا کہ چکنائی میں زہر ہے

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ[2] مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شِبَعٍ ۔ فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِنَ التُّخَمِ

اور خوف کر بُری چیزوں سے جو بھوکے رہنے اور پیٹ بھرے رہنے سے پیدا ہوتی ہیں ۔ اور اکثر بھوکا رہنا بُرا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ ۔ مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اور قصداً دفع کر آنسو ان آنکھوں سے جو بھر گئی ہیں ۔ حرام سے اور اپنے پر فرض جان نگہبانی آنکھوں کی حرام سے

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا ۔ وَإِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور ان کی نافرمانی کر ۔ اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجھائیں تو اُس کو جھوٹ یقین کر

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا ۔ فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور اُن کی اطاعت نہ کر کہ وہ دشمن اور حاکم ہیں ۔ اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیسا بد ہے

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ ۔ لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

الٰہی توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے ۔ یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لَكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ ۔ وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

میں نے تجھے نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی ۔ اور جب خود میں مستقیم نہ ہوا تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دیگا

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً ۔ وَلَمْ أُصَلِّ سِوَى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

ہائے میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ نہ تیار کیا نفلوں سے ۔ اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي مَدْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فصل تیسری ہے تعریف میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَى الظَّلَامَ إِلَى ۔ أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

میں نے ظلم کیا اُس نبی کی سنت پر جس نے راتوں کو اس قدر ۔ عبادت کی کہ پاؤں مبارک ورم کر آئے سوج سوج کر

[1] یعنی اگر نفس سے ایسے کام صادر ہوں جیسے عُجب و ریا تو اس کو دوسرے کام میں مشغول کر کہ جس میں اس کی خواہش کو کچھ دخل نہ ہو کیونکہ بسا اوقات انسان بد کاموں کو نیک سمجھ کر کرنے لگتا ہے ۱۲ [2] یعنی بہت بھوک اور بہت کھانے دونوں سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ بہت کھانا اگرچہ غفلت کرتا ہے اور یاد خدا سے روکتا ہے لیکن بھوک بھی بدتر ہے کہ انسان کو بعض وقت کافر بنا دیتی ہے۔

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَهُ وَطَوٰى	تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْاَدَمِ
اور باندھا اور لپیٹا فاقوں کے سبب اپنے شکم مبارک کو	پتھر سے ایسے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا
وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ	عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ
اور اونچے پہاڑ سونے کے بنکر آئے کہ آپ کو مائل کریں	اپنی طرف سو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی ہمت عالی دکھائی
وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيهَا ضَرُوْرَتُهٗ	اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ
اور بہت مضبوط کر دیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے آپکی ضرورت نے	بیشک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمتِ الٰہی پر ا
وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ	لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ
اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اُس ذاتِ اقدس کو	کہ اگر وہ نہ ہوتے تو دنیا بھی نہ ہوتی
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ	وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمِ
سو وہ کون محمد ﷺ دُنیا اور آخرت کے سردار اور جن وانسان کے	سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے سردار
نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ	اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ
ہمارے نبی امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنے والے کوئی	اُن سا سچا نہیں "نہیں" اور "ہاں" بولنے میں
هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ	لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُنکی شفاعت کی امید ہے	ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں
دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ	مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ
اُنھوں نے اللہ کی طرف بلایا جس نے اُن کا دامن پکڑا	تو گویا ایسی مضبوط رسی پکڑی ہے جو کبھی ٹوٹے نہیں
فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ	وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ
نبیوں پر فوق لے گئے خِلقت اور خُلق میں	اور اور نبی نہ اُن کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو
وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ	غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ
اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں جیسے	دریا سے ایک چلو یا مینھ سے ایک گھونٹ پانی کا

۵۱ حاصل اس کا اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ چھوڑ دیا میں نے طریقہ اُن کا جو فاقوں کے باعث اپنے شکم پر پتھر باندھ لیتے تھے اور فاقوں کو رضائے الٰہی سمجھ کر خود ہی اختیار کیا تھا کیونکہ بڑے بڑے پہاڑ بحکم خدا آپ کے سامنے سونے کے بن کر آئے آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگے لیکن آپ نے ان کی طرف کچھ توجہ نہ کی ۱۲

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ ۔ مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

اور آپ کے روبرو کھڑے ہونے والے ہیں اپنے رتبہ سے ۔ بسبب آپکے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل کریں گے

فَهْوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ ۔ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

سو وہی ہیں کہ کمالات باطنی اور ظاہری اُن پر ختم ہیں ۔ پھر حبیب بنا لیا ہے اُن کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ ۔ فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں ۔ سو ان میں جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِي نَبِيِّهِمِ ۔ وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْتَكِمِ

جو نصاریٰ اپنے نبی میں کہتے ہیں وہ تو نہ کہہ ۔ اور جس قدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور سن

وَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ ۔ وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

اور جس قدر چاہے آپکی ذات کو شرف سے نسبت دے ۔ اور جس قدر چاہے آپ کے رتبہ سے بزرگی کو منسوب کر

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُ ۔ حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے ۔ جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهُ اٰيَاتُهُ عِظَمًا ۔ اَحْيَى اسْمُهُ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپکے معجزے ہوتے بزرگی میں ۔ تو آپکے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ہڈیاں جب بلائی جاتیں

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُولُ بِهِ ۔ حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

آپنے ہم پر احکام اسقدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز رہیں عقلیں ۔ ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے

اَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى ۔ لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

آپکے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی ۔ پس نہیں دکھائی دیتا قرب اور بعد میں سوا اپنے فہم کے عجز کے

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ ۔ صَغِيرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

جیسے آفتاب کی آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے ۔ اور دیکھو تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں

۵۱ یعنی آنحضرت صلعم مانند ایک بڑے بادشاہ کے ہیں اور باقی سب انبیاء مانند وزراء کے ہیں جو بادشاہ کے حضور میں اپنے اپنے مرتبے میں کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ ۵۲ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جب آنحضرت سب صفات حمیدہ ظاہری و باطنی سے موصوف ہوئے تو جناب باری نے مرتبہ محبوبیت میں جو اعلیٰ مراتب عبودیت سے ہے برگزیدہ فرمایا اور ان سب صفات میں آنحضرت کو ممتاز کیا ۱۲

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ — قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دُنیا میں — جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں تسلی کئے ہوئے ہے

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهُ بَشَرٌ — وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں — اور بیشک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا — فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهِ بِهِمِ

اور جس قدر معجزے تمام انبیاء علیہم السلام لائے ہیں — سو بیشک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا — يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیاء ستارے ہیں . . . . — کہ جہالت کی تاریکی میں اُس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھاتے ہیں

حَتّٰى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا — هَا الْعَالَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

یہانتک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہو گئی — جہاں میں اور تمام اُمتیں زندہ کر دیں

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ — بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

صل علی کیا بزرگ ہے آپکی صورت جس کو خُلق عظیم نے — زینت دی ہے کہ حسن جدا جلوہ گر ہے اور تازہ روئی جدا روح افزا ہے

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ — وَّالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند — بخشش میں دریا کے مانند اور ہمت میں دہر کے مثال

كَاَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ — فِي عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

اور جلالت میں اکیلے ایسے جیسے بڑے لشکر کے ساتھ ہوں — جب دیکھو تو شان وشوکت اور دبدبہ ایسا

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِي صَدَفٍ — مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

اور جب بات کریں مسکرائیں تو درِ مکنوں جیسے سیپ میں سے ظاہر ہوں — ایک نطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کے موتی ہیں

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهُ — طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

جو آپ کے جسم مبارک سے مٹی لگی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں — خوشحالی اس کے لئے ہے جو اُسے سونگھے اور چومے

۵ حاصل ہر شعرا: آئندہ کا یہ ہے کہ آنحضرت کے کمالات اصحاب کرام باوجود پانے شرف صحبت کے معلوم نہ کر سکے تو اب بعد کے لوگ بمنزلہ خواب و خیال کے اس نعمت سے محروم ہیں کیونکر معلوم کر سکتے ہیں غایۃ الامر اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اولاد آدم سے اور سب سے زیادہ ہیں بہتری اور اطاعت میں ۱۲

الفصل الرابع فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فصل چوتھی بیان میں مولد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

أبان مولده عن طيب عنصره … يا طيب مبتدأ منه ومختتم

ظاہر کر دیا آپ کے زمان ولادت نے آپکی عنصر کی پاکیزگی اور خوبی کو … سبحان اللہ کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی

يوم تفرس فيه الفرس أنهم … قد أنذروا بحلول البؤس والنقم

اس روز جان لیا فارسیوں نے کہ وہ سختی … اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جائیں گے

وبات إيوان كسرى وهو منصدع … كشمل أصحاب كسرى غير ملتئم

اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھر … نہیں ملنے کے جیسے اس کے یار و مددگار

والنار خامدة الأنفاس من أسف … عليه والنهر ساهي العين من سدم

اور فارسیوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے … اوپر نوشیرواں کے اور نہران کی سوکھ گئی پریشانی سے

وساء ساوة أن غاضت بحيرتها … ورد واردها بالغيظ حين ظم

اور غمگین کیا ساوہ کو کہ اس کا پانی سوکھ گیا … اور اس پر سے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے ہوئے

كأن بالنار ما بالماء من بلل … حزنا وبالماء ما بالنار من ضرم

گویا آگ غم سے پانی ہو گئی جیسے پانی تر ہوتا ہے … اور پانی غم سے ایسا بھڑکا کہ آگ یعنی خشک ہو گیا جیسے سوکھی مٹی

والجن تهتف والأنوار ساطعة … والحق يظهر من معنى ومن كلم

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے … اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی ان انوار سے اور انکی آواز سے

عموا وصموا فإعلان البشائر لم … يسمع وبارقة الإنذار لم تشم

اندھے اور بہرے ہو گئے کافر کہ انہوں نے خوشخبریوں کے … اعلان نہ سنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں

من بعد ما أخبر الأقوام كاهنهم … بأن دينهم المعوج لم يقم

بعد اس کے کہ اُن کے کاہنوں نے خبر دی تھی … کہ اُن کا دین کج ہو گیا ایسا کہ سیدھا نہ ہوگا

۵۱ جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے رخساروں پر پھیرا پس مجھے انکی ایسی پاکیزہ خوشبو پہنچی کہ اب تک میں نے اس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دوکانوں پر بھی نہیں سونگھی اور جب آپ کسی راستے پر گذر فرماتے تھے تو چالیس روز تک اس راستہ میں خوشبو پھیلی رہتی تھی ۱۲

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفُقِ مِنْ شُهُبٍ — مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

اور بعد اس کے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلے گرتے نظر آئے — اس کے موافق زمین میں بت اوندھے ہو کر گر پڑے

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ — مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْ اِثْرَ مُنْهَزِمِ

یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے — شیاطین ایک پیچھے ایک کے

كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ — اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِيْ

گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا — یا وہ لشکر تھا کہ جس پر آپ نے کنکر مارے تھے

سوم آغاز ورد روز دوشنبہ

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا — نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

ان کنکروں کا پھینکنا تھا بعد ان کے تسبیح کہنے کے دست مبارک میں — جیسے حضرت یونس تسبیح کہنے والے کو پھینکا انتڑیوں سے لقمہ کرنیوالی کی

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ ذِكْرِ يُمْنِ دَعْوَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فصل پانچویں ذکر میں آپ کی دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی ان پر اور سلام ہو

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً — تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے — اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ — فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان — ایک نادر خط سے آپ کے کمال لکھے

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً — تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِيْ

مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے — حفاظت کرتا تھا گرمی سے دوپہر کو موسم گرمی میں

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ — مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

میں قسم کھاتا ہوں سچی شق ہو جانے والے چاند کی کہ — اسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ — وَّكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِيْ

اور یاد کر اسے جو غار نے خیر و کرم جمع کیا جب اس میں آپ چھپے تھے — اور سب کافروں کی آنکھیں اندھی ہو گئی تھیں کہ آپ کو نہ دیکھا

۵۱ روایات مشہورہ میں ہے کہ بہت مرتبہ حضرت نے درخت کو بلایا اور وہ درخت خدا کے حکم سے چل کر آیا آپ کی نبوت پر گواہی دی اور اپنی جگہ پر پھر جا کر قائم ہوا ۱۲ ۵۲ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ جب حضرت دھوپ میں چلتے تھے تو آپ کے سر مبارک پر ابر سایہ کرتا تھا ۱۲

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِمَا ۔۔۔ وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

تو صدق یعنی آپ اور صدیقؓ دونوں غار میں تھے اور ان کو نہ دکھائی دیتے تھے اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى ۔۔۔ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

انہوں نے گمان کیا کہ مکڑی نے آپ پر جالا نہیں تنا اور کبوتر نے .... انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے یوں ہی ہے

وِقَايَةُ اللّٰهِ أَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ ۔۔۔ مِنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأُطُمِ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کردیا زرہوں اور چلتوں تہ بر تہ سے اور بلند قلعوں سے

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ ۔۔۔ إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضَمِ

مجھ پر زمانے نے جب کبھی رنج و خواری سے ستم کیا اور میں نے آپ کی پناہ لی فوراً حمایت میں آگیا اور اُس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ ۔۔۔ إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

اور میں نے جب آپ سے دین و دنیا کی تونگری چاہی ہے بوسہ دیا ہے بخشش کو اس دست مبارک کے جو ہر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ ۔۔۔ قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

انکار نہ کر آپ کو وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَاكَ حِينَ بُلُوغٍ مِنْ نُبُوَّتِهِ ۔۔۔ فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا اور اس وقت کے خواب کا انکار نہیں ہو سکتا

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ ۔۔۔ وَلَا نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

بزرگ ہے اللہ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے متہم کیا گیا

آيَاتُهُ الْغُرُّ لَا يَخْفَى عَلَى أَحَدٍ ۔۔۔ بِدُونِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں کہ بدون ان کے لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ ۔۔۔ وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

بارہا اچھے ہوگئے بیمار آپ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے .... محتاج رہا ہوگئے رشتۂ دیوانگی سے بطفیل آپ کے دست مبارک کے

٥١ روایات مشہورہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کو شروع نبوت میں چھ ماہ تک نبوت کے احکام خواب میں ظاہر ہوتے رہے جس بات کو آنحضرت ﷺ خواب میں دیکھتے تھے صبح صادق کی مانند ظاہر ہو جاتا تھا اور حضور ﷺ کے سونے کے وقت آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا ۱۲ ٥٢ یعنی نبوت کا رتبہ کسبی امر نہیں ہے بلکہ یہ خداداد بات ہے جس کو چاہے دے ۱۲

وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ — حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ

اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہو گیا — اور سفید روشن ہوا اس سیاہی میں

بِعَارِضٍ جَادَ أَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا — سَيْبًا مِنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلًا مِنَ الْعَرِمِ

اس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں ... اُس ابر سے دریا کے عطائے کثیر یا ایک پانی کی جو سنگین بند سے کھل گئی

الفصل السادس في ذكر شرف القرآن

فصل چھٹی بیان میں شرافت و بزرگی قرآن کے

دَعْنِي وَوَصْفِي آيَاتٍ لَهُ ظَهَرَتْ — ظُهُورَ نَارِ الْقِرَى لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

مجھے بیان کرنے دے حضرت کے معجزے جو ان سے ظاہر ... ہوئے جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَهُوَ مُنْتَظِمٌ — وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

پس موتیوں کی خوبی زیادہ ہو جاتی ہے پرونے سے — اور نہ پرونے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوُلُ آمَالِ الْمَدِيحِ إِلٰى — مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اُس چیز کی — طرف جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ — قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقِدَمِ ۱؎

آیات حق کے ہیں رحمٰن سے محدث لفظوں میں — قدیم معنی میں اسلئے کہ صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا — عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ إِرَمِ

نہ مقترن تھیں زمانے سے اور وہ ہم کو خبر دیتی ہیں — آخرت کی اور اولاد عاد اور قوم ارم کی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ — مِنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے جو سب نبیوں کے ... معجزوں سے فائق ہیں کہ ان کے معجزے ہوئے اور نہ رہے

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِينَ مِنْ شُبَهٍ — لِذِي شِقَاقٍ وَمَا يَبْغِينَ مِنْ حَكَمِ

قرآن کی آیتیں ایسی محکمات ہیں کہ کسی دشمن کے لئے جائے شبہ نہیں ... اور نہیں چاہتی ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے۔

۱؎ حاصل ان دو بیت کا یہ ہے کہ آیات کلام کریم جن کو خداوند کریم نے ہر وقت کی مصلحت کے سامنے وقتاً فوقتاً لوح محفوظ سے نبی کریم پر نازل کیا ہے باعتبار نزول اور تلاوت کے حادث ہیں لیکن فی الحقیقت باعتبار مفہوم معانی کے قدیم ہیں کیونکہ قرآن مجید اُس ذات کا کلام ہے جو قدیم ہے لہٰذا یہ کلام قدیم ہے کسی زمانۂ خاص سے تعلق نہیں رکھتا ۱۲

مَا حُورِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ ۔ أَعْدَى الْأَعَادِي إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

اُن آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے ۔ جنگ کی تو وہ باز آیا صلح کرتا ہوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارِضِهَا ۔ رَدَّ الْغَيُورِ يَدَ الْجَانِي عَنِ الْحُرَمِ

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے ۔ مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ ۔ وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

ان آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسری کی مدد .... کرتی ہیں اور فائق ہیں اس دریا کے جوہر سے حسن و قیمت میں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى عَجَائِبُهَا ۔ وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

پس شمار نہیں کئے جاسکتے قرآن شریف کے عجائب اور ملالت .... کے ساتھ ان عجائب کی خریداری نہیں کی جاتی ہے باوجود بہت ہونیکے بلکہ خوش

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ ۔ لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللهِ فَاعْتَصِمِ

اس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں میں نے اس سے کہا ۔ کہ تو بڑا نصیبہ والا ہے خوب مضبوط رہ اُن پر ان سے چنگل مار

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظَى ۔ أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظَى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے ۔ تو تو نے وہ آگ بجھادی اُن آیات کے سرد پانی سے

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ [۵۱] ۔ مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحُمَمِ

گویا وہ آیات کریمہ حوضِ کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں ۔ گنہگاروں کے جو ہوں گے کالے مانند کوئلوں کے

[۵۲] وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً ۔ فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

اور عدل میں جیسے صراط اور میزان ہیں کہ اُن کے ۔ سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا ۔ تَجَاهُلًا وَهْوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

متعجب نہ کر اگر حاسد انکار کرے ۔ جان بوجھ کر کہ وہ خوب زیرک ہے اور سمجھا ہوا ہے

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ ۔ وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بسبب مرض رمد کے ۔ اور منہ پانی کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

۵۱ یعنی جیسے حوضِ کوثر قیامت کے دن گنہگار مومنوں کے بدنوں کو جو آتشِ دوزخ سے سیاہ ہوں گے روشن کر دیگا ایسا ہی یہ قرآن مجید بھی اپنے تلاوت اور عمل کرنے والوں کو جن کے دل کدورت نفسانی سے سیاہ ہو جاتے ہیں منور کر دیتا ہے ۱۲۔

۵۲ یعنی جیسے پل صراط اور میزان قیامت کے دن مومنوں اور کافروں کے درمیان فرق پیدا کر دیگا ایسا ہی یہ کلام پاک ہے ۱۲

الفصل السابع فی ذکر معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فصل ساتویں بیان ہیں معراج نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

یا خیر من یمم العافون ساحتہ ۔ سعیا وفوق متون الانیق الرسم

اے بہتر اُن میں کے جنکے فضا کا لوگ احسان طلب کرتے ہیں ۔ دوڑتے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں پر پے در پے

ومن ہو الآیۃ الکبری لمعتبر ۔ ومن ہو النعمۃ العظمی لمغتنم

اور وہ ذاتِ مبارک آیت کبریٰ ہے عبرت والے کے واسطے ۔ اور وہی ہے نعمت عظمیٰ غنیمت گننے والے کو

سریت من حرم لیلا الی حرم ۔ کما سری البدر فی داج من الظلم

سیر فرمائی تم نے ایک شب میں حرم مکہ سے بیت المقدس کی حرم کی ۔ جیسے چودھویں رات کا چاند چلے اندھیری رات میں

وبت ترقی الی ان نلت منزلۃ ۔ من قاب قوسین لم تدرک ولم ترم

اور ترقی کیے گئے یہاں تک کہ پہنچے قاب قوسین کے رتبہ کو ۔ جو نہ ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے

وقدمتک جمیع الانبیاء بہا ۔ والرسل تقدیم مخدوم علی خدم

اور اس رتبہ کے سبب سب انبیاء ومرسلین نے آپ کو مقدم کیا ۔ جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وانت تخترق السبع الطباق بہم ۔ فی موکب کنت فیہ صاحب العلم

اور آپ شگاف کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے ۔ اسطرح اُن میں جیسے ایک لشکر کہ اسکے صاحب نشان آپ ہیں

حتی اذا لم تدع شاوا لمستبق ۔ من الدنو ولا مرقی لمستنم

یہاں تک کہ باقی نہ رکھا پیش جانا کسی آگے جانے والے کا ۔ نزدیکی میں اور نہ بالا جانے والے کے لئے بالا جانا

خفضت کل مقام بالاضافۃ اذ ۔ نودیت بالرفع مثل المفرد العلم

ہر مکان کو آپ نے پست کیا۔ جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہی اسلئے کہ آپ بلائے گئے بلندی پر جیسے منادی مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہی

کیما تفوز بوصل ای مستتر ۔ عن العیون وسر ای مکتتم

یہانتک کہ بہرہ ور ہوئے ایسے وصال سے جو کمال پوشیدہ ہے ..... آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے

لہ چونکہ ان ابیات میں ناظم رحمۃ اللہ کو آنحضرتؐ کی معراجِ مبارک کا بیان کرنا مطلوب ہے لہذا آنحضرت صلعم کی جناب میں خطاب کرتے ہیں کہ اے میرے بزرگوں کے پیشوا اے گمراہوں کے رہنما اے دونوں جہان کی نعمت عظمیٰ تیری ذاتِ مقدس نے معراج کی رات میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک نور پھیلایا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند ظلمتِ شب کو منور کرتا ہے ۱۲

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ[۵۱] ۔۔۔ وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

پس حاصل ہوئے آپکو سب ایسے رتبے جو باعث فخر ہیں اور کوئی انمیں شریک نہیں ۔۔۔ اور گزرے آپ ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ ۔۔۔ وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ[۵۲]

اور بہت ہیں بزرگی میں وہ رتبے جو آپ کو دیئے گئے ۔۔۔ اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

بُشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا ۔۔۔ مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

اے گروہ اسلام ہم کو بہت بشارت ہے کہ ہمارے واسطے ۔۔۔ ایسا رکن عنایت ہوا ہے جو نہ کبھی خراب ہو اور نہ گرے

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيَنَا لِطَاعَتِهٖ ۔۔۔ بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو ۔۔۔ بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا ان کو اور ہم بزرگ ترین امتوں کے ہوئے

الْفَصْلُ الثَّامِنُ فِي ذِكْرِ جِهَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فصل آٹھویں بیان میں جہاد کرنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدَى أَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ ۔۔۔ كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

دشمنوں کے دل ڈرا دیئے ان کے نبی ہونے کی خبر نے ۔۔۔ جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھاگتی ہے بکریوں سے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ ۔۔۔ حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

آپ ہمیشہ جہاد کرتے رہے کافروں سے ہر معرکہ میں یہاں تک ۔۔۔ کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکایا جاتا ہی نیزے

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهٖ ۔۔۔ أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کریں ان پر ۔۔۔ جن کے گوشت عقاب اور اور پرندے اوپر لے گئے

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا ۔۔۔ مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

راتیں گذرتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے ان کے شمار ۔۔۔ جبتک راتیں ان مہینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے

كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ ۔۔۔ بِكُلِّ قَرْمٍ إِلٰى لَحْمِ الْعِدَى قَرِمِ

گویا دین اسلام ان کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے ۔۔۔ ہر سردار پر کہ دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریص ہے

[۵۱] یعنی حاصل کیا آنحضرت نے ایسی نعمتوں کو جو باعث فخر ہیں اور آپ کا کوئی اس میں شریک نہیں اور پہنچ گئے آپ ایسے مقام تک جس میں کوئی اور نہ تھا ۱۲ [۵۲] یعنی بڑے بڑے درجوں کو حاصل کیا آپ نے جن کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے علی الخصوص دیدار الٰہی کہ صرف آپ ہی اس نعمت کے ساتھ مخصوص ہیں اور کسی کو دنیا میں یہ نعمت حاصل نہیں ہوئی ۱۲

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ | تَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

دریائے جنگ جو خوش رفتار گھوڑوں پر سے ان کو کھینچتا ہے اور | بہادروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپیڑیں لگاتا ہوا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ | يَسْطُوْ بِمُسْتَأْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے | حملہ کرتا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اکھیڑنے میں

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ | مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

یہانتک کہ ملت اسلام جو پہلے غریب تھی کوئی اُسے | پوچھ نہ سمجھتا تھا اپنے اقرباسے مل گئی

مَكْفُوْلَةً أَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ | وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

وہ ملت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اچھے باپ اور | اچھے شوہر کی پس نہ یتیم ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ | مَاذَا رَأَىٰ مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُنسے پوچھ کافروں کے صدمے پہنچانیکی خبر | کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ان سے ہر معرکہ میں

فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ أُحُدًا | فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

جنگ حنین اور جنگ بدر اور اُحد کا حال پوچھ | کہ کافروں کے لئے موت کی فصلیں تھیں وباسے زیادہ سخت

اَلْمُصْدِرِي الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ | مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

وہ صحابہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ نکالنے والے | بعد ان کے سیاہ بادلوں کے کاٹنے کے

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ | أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ ان کے قلموں سے | کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ | وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

اُن کے ہتھیار کھیں ہوئی نشانی تھی ان کے امتیاز کی | کہ گلاب نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خاردار سے

تُهْدِيْ إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ | فَتَحْسَبُ الْوَرْدَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِيْ

اُن کی خوشخبریاں تجھ کو ہوائے نصرت کا ہدیہ پہنچتی ہیں | پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے غلاف میں

۵۱ یعنی جب صحابہ کبار حضرت کے ہمراہ کفار کے مقابلہ کیلئے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے تو مخالفین کی آنکھوں میں دریائے موج زن نظر آتے تھے ۱۲ ۵۲ حاصل اس بیت اور ما بعد کا یہ ہے کہ اصحاب کرام مقبول درگاہ مجاب الدعوات تھے اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے لئے اسلام کو ترقی دیتے اور کفر کو مٹاتے تھے یہانتک کہ اسلام نے بسبب انکی سعی کے کمال ضعف کے بعد قوت پائی ۱۲

كأنهم في ظهور الخيل نبت ربا	من شدة الحزم لا من شدة الحزم
گویا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس میں سخت اگے ہیں	اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب اس سبب سے کہ زین تنگ ہیں
طارت قلوب العدى من بأسهم فرقا	فما تفرق بين البهم والبهم
دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے	چار پائے کو آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے
ومن تكن برسول الله نصرته	إن تلقه الأسد في آجامها تجم
اور جس کو رسول اللہ سے مدد اور نصرت آئے	اگر شیر بھی اس سے ملے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جائے
ولن ترى من ولي غير منتصر	به ولا من عدو غير منقسم
ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے	اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو
أحل أمته في حرز ملته	كالليث حل مع الأشبال في أجم
اپنی امت کو اپنی ملت کے قلعہ میں ایسا لے لیا ہے	جیسے شیر اپنے بچوں کو نیستاں میں
كم جدلت كلمات الله من جدل	فيه وخصم البرهان من خصم
کلمات الٰہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی آپ کی	شان میں اور بہت برہان الٰہی نے خصومت کی یعنی غالب آئیں
كفاك بالعلم في الأمي معجزة	في الجاهلية والتأديب في اليتم
تجھ کو یہی معجزہ [illegible] ہے کہ اُمی کو زمانہ	جاہلیت میں علم اور یتیم کو ادب حاصل ہوا

الفصل التاسع في طلب مغفرة من الله تعالى وشفاعة من رسول الله صلى الله عليه وسلم

فصل نویں بیان میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے میں شفاعت کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

خدمته بمديح أستقيل به	ذنوب عمر مضى في الشعر والخدم
میں نے آپکی خدمت مدح سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں	وہ گناہ جو اتنی عمر میں کئے ہیں شعر کہتا رہا ہوں اور خدمت کی ہے
إذ قلداني ما تخشى عواقبه	كأنني بهما هدي من النعم
کیونکہ میرے گلے میں پٹہ ڈال دیا ہے دونوں باتوں نے جس سے انجام کا خوف ہے	گویا ان دونوں باتوں سے میں حیوان ہوں چار پایوں میں

دولتمندوں کی

۵ حاصل یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ عرب لوگ شرائع و احکام سے بالکل بےخبر تھے اور باوجودیکہ آنحضرت صلعم امی و بے پدر تھے اور نہ قوم سے کبھی باہر گئے اور نہ کسی سے تعلیم پائی پھر ایسے فضائل حمیدہ اور علوم اولین و آخرین اور آداب و اخلاق و نصائح و حکمتیں بیان فرمائیں یہ سب محض تعلیم علام الغیوب ہے اور دلیل قاطع ہے آپ کی نبوت پر کسی عاقل کو گنجائش شک کی نہیں ہے ۱۲

أطعت غي الصبا في الحالتين وما ۔۔۔ حصلت إلا على الآثام والندم

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں ۔۔۔ اور کچھ حاصل نہ ہوا سوائے گناہوں اور پشیمانی کے

فيا خسارة نفس في تجارتها ۔۔۔ لم تشتر الدين بالدنيا ولم تسم

بڑا افسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہوا ۔۔۔ کہ دین کو نہ خریدا دنیا کے عوض اور مول نہ لیا

ومن يبع آجلا منه بعاجله ۔۔۔ يبن له الغبن في بيع وفي سلم

جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے ۔۔۔ اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آئندہ میں

وإن آت ذنبا فما عهدي بمنتقض ۔۔۔ من النبي ولا حبلي بمنصرم

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمان نہیں ٹوٹنے کا ۔۔۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فإن لي ذمة منه بتسميتي ۔۔۔ محمدا وهو أوفى الخلق بالذمم

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اس کے کہ میرا نام ۔۔۔ محمد ہے اور آپ زیادہ پورا کرنے والے ہیں خلقت سے عہدوں کو

إن لم[51] يكن في معادي آخذا بيدي ۔۔۔ فضلا وإلا فقل يا زلة القدم

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے نہ کریں ۔۔۔ تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رپٹے

حاشاه[52] أن يحرم الراجي مكارمه ۔۔۔ أو يرجع الجار منه غير محترم

حاشا للہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے ۔۔۔ یا پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پھرے بے توقیر

ومنذ ألزمت أفكاري مدائحه ۔۔۔ وجدته لخلاصي خير ملتزم

اور میں نے جیسے آپ کی مدح میں فکر کو لازم کر لیا ہے ۔۔۔ آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا ذمہ دار پایا ہے

ولن يفوت الغنى منه يدا تربت ۔۔۔ إن الحيا ينبت الأزهار في الأكم

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس ہاتھ کی جو خاک پر پہنچا ۔۔۔ جس نے وسیلہ آپکا لیا کیونکہ مینھ ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتا ہے

ولم أرد زهرة الدنيا التي اقتطفت ۔۔۔ يدا زهير بما أثنى على هرم

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے منافع جیسے زہیر شاعر کے ۔۔۔ ہاتھوں نے میوے چنے ہرم بن ہشام کی ثنا کہنے میں

۵۱ حاصل یہ کہ میری شامت اعمال کے باعث آنحضرت صلعم میرے حال پر قیامت کے دن رحم نہ فرمائیں گے تو بڑی ذلت و خواری حاصل ہوگی ۱۲ ۵۲ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے آپکو اس سے پاک مستو کیا ہے کہ امیدوار مکارم اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محروم رہے یا جو ان کے سایۂ عنایت و حمایت میں آگیا ہے ذلیل و خوار ہو اور آنجناب اس کے حال پر توجہ نہ فرمائیں ۱۲

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِیْ ذِکْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

فصل دسویں بیان ذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کے

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ ۔ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے تمام مخلوق سے بزرگ تر آپ کے سوا میرا کوئی ایسا نہیں ۔ جس سے پناہ چاہوں حادثۂ عام کے نازل ہونے میں

وَلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُکَ بِیْ ۔ اِذَا الْکَرِیْمُ تَجَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

اور اے رسول اللہ آپ کا مرتبہ میری شفاعت میں تنگی نہ کرجائے جس وقت ۔ وہ ذات کریم اپنے اسم منتقم کے ساتھ جلوہ گر ہوگی

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا ۔ وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے ۔ اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہیں

یَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِیْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ ۔ اِنَّ الْکَبَائِرَ فِی الْغُفْرَانِ کَاللَّمَمِ

اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے ۔ اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُهَا ۔ تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمِ

امید ہے کہ جب اللہ کی رحمت تقسیم ہوگی تو موافق ۔ گناہوں کے ہوگی جس کے گناہ بہت ہونگے اس پر رحمت بہت ہوگی

یَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِیْ غَیْرَ مُنْعَکِسٍ ۔ لَدَیْکَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمِ

اے میرے پروردگار! میری امید کو الٹا نہ کیجیو ۔ اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو برلائیو

وَالْطُفْ بِعَبْدِکَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَهٗ ۔ صَبْرًا مَتٰی تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ یَنْهَزِمِ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں عنایت کر کہ جب امور ہائلہ اس کو پیش ۔ آتے ہیں تو اس کا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْکَ دَائِمَةٍ ۔ عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

اور درود و سلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ ۔ کمال کثرت سے برسیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ ۔ اَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

اور سب آل و اصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقوے ۔ اور علم و کرم کے اہل ہیں رضوان اللہ علیہم

[1] چونکہ ختم کلام کا اوپر درود آنحضرتؐ کے موجب حسن خاتمہ کا ہے اور باعث قبولیت دعا کا ہے اس لئے ناظم رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار عالمیان اپنی رحمت کاملہ کی بدلیوں کو جب تک باد صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلاوے اور شتربان اونٹ کو اپنی نغمہ سرائی سے طرب و نشاط میں لاوے آنحضرت صلعم اور ان کے اہل بیت اور یاروں اور پیروی کرنے والوں پر کہ وہ اصحاب تقوی و طہارت ہیں نازل کر

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ	وَعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ
پھر راضی ہو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے	اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِیْحُ صَبَا	وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنَّغَمِ
جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے	اور اونٹوں کو طرب میں ڈالے حدی کہنے والا نغموں سے
فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا	سَاَلْتُکَ الْخَیْرَ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ
پس مغفرت کر اسکے مصنف کی اور بخشش کر اس کے پڑھنے والے کی	بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

مجموعہ مُناجاتِ مقبول

عکسی مُترجم

مرتبہ :۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح

اِس مقبول عام مجموعہ میں تمام دُعائیں قرآن مجید اور احادیث شریف سے جمع کرکے ہفتہ کے ہر دن کیلئے علیحدہ علیحدہ سات منزلوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ اور اِن کا منظوم اُردو ترجمہ بھی سات منزلوں میں کیا گیا ہے۔ اِس نسخے میں دُعائے حزب البحر۔ مثنوی ہفت احزاب واسمائے بدرین وغیرہ و دیگر اہم فوائد جو نفع بخش اور ضروری تھے، اضافہ کر دیا گیا ہے۔

بہترین سفید کاغذ پر دو رنگوں میں آفسٹ کے ذریعہ چھپا ہوا ہے۔ اس کا قلم نہایت ہی جلی ہے۔ زر کثیر خرچ کر کے تیار کرایا گیا ہے۔ ھدیہ ۔

مدرسہ اسعد العلوم
MADRASA ASADUL ULOOM
Astara (Bar Astara), Demari Hat, Tamluk,
Purba Medinipur, 721172, W.B., INDIA